(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

Considering "Proprietary Land and Benami Property" in the context of Sirat Tayyaba: Modern Uses."

ملکیت زمین اور بے نامی جائیداد کا حکم سیرت طیبہ کی روشنی میں: عصری تطبیقات

Tahira Nusrat
Dr. Hafiz Mohsin Zia Qazi
Ph.D Scholar, Institute of Islamic Studies & Sharia MY University, Islamabad
Assosiate Professor, Director Institute of Islamic Studies & Sharia MY University, Islamabad

Abstract:
Getting benefit from land is one of the basic necessities of human. Islam has given right of ownership of land to human by keeping his necessities in view. There is no limit on ownership of land in Quran and Sunnah. Hazrat Muhammad (saww) has categorically preferred to have resettlement of lands, for he handed over the ownership of it to his companions. However, awarded land is subjected to condition that it doesn't beneficial for common people, for instance, mines of salt. Pakistan posses lands which are not anybody and courts,and religious scholars have also declared them free of ownership. If Pakistan takes certain steps to resettle these lands, they can fulfill the agricultural necessities and earn capital as well.

KEY WORDS: mawat, unknown lands, nazriyamikiyat, Shamilat, Pakistani Law

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسان کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور زمین سے انتفاع کا حق بھی انسان کو دیا۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً 1

ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے انسان کے زمین کے اندر بے شمار مخلوقات پیدا کر دیں جن سے انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

زمین سے انسان مختلف طریقوں سے فائدہ اٹھاتا ہے مثلاً زمین سے انسان فصلیں پیدا کرتا ہے۔ زمین سے انسان پانی حاصل کرتا ہے اور قطعہ زمین کو اپنا گھر بنانے کے لیے بھی انسان منتخب کرتا ہے۔

ایسے ہی انسان کو جب موت آتی ہے تو وہ اپنی موت کے بعد زمین کے اندر ہی دفنا دیا جاتا ہے۔ 2

اسی وجہ سے انسان کو یہ حق حاصل ہوتا ہے کہ اپنے مذکورہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے وہ زمین کا کوئی ٹکڑا حاصل کرے۔

اسلام نے بھی انسان کو اس فطری ضرورت کا خیال رکھتے ہوئے اسے زمین کی ملکیت کا حق دیا ہے۔ البتہ چونکہ یہ بات پہلے واضح ہو چکی ہے کہ انسان زمین پر اللہ کا خلیفہ ہے تو اس لی زمین کی اصل ملکیت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور انسان بطور خلیفہ اور نائب کے زمین کا مالک ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

SHNAKHAT
(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭوَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا 3

"ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے خود بھی اس بات کی وضاحت فرمائی ہے کہ انسان کو ہم نے ہی مالک بنایا"

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ 4

"اور کیا انھوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے لیے ہاتھ کی ساختہ مویشی پیدا کیے اور وہ ان کے مالک ہو گئے"

مذکورہ بالا آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زمین و آسمان کی چیزیں حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی ملکیت ہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے دنیاوی احکامات کے اعتبار سے ان اشیاء کو انسان کی ملکیت تسلیم کر لیا ہے اور جا بجا ان اشیاء کو انسان کا مال قرار دیا ہے۔5

اور اسی بنیاد پر انفرادی ملکیتوں میں غیر مالک لوگوں کی مداخلت سے منع فرمادیا گیا ہے۔

قرآنی آیات کے مطالعہ سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ قرآن کریم نے عام اشیاء کی طرح زمین پر بھی انسان کی ملکیت کو واضح طور پر تسلیم کیا ہے۔6

ایسے سنت رسول اللہ ﷺ اور سیرت طیبہ کی روشنی سے بھی یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انسان کو ملکیت زمین کے حقوق حاصل ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔

مَن أعْمَرَ أرْضًا ليسَتْ لأحَدٍ فهو أحَقُّ 7

"جو شخص کسی ایسی زمین کو آباد کرے جو کسی کی ملکیت نہ ہو تو وہ اس زمین کا زیادہ حقدار ہوتا ہے"

مندرجہ بالا حدیث سے بھی یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو شخص غیر ملکیت والی زمین کو آباد کرے تو وہ اس کا مالک ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر محمد اسحق لکھتے ہیں کہ

"اگر انسان اپنی زمین کا مالک نہ ہوتا تو اسے اپنی زمین بغیر کاشت کے یوں ہی چھوڑ دینے کی اجازت نہ ہوتی بلکہ کسی دوسرے کو جلد از جلد دینے کا حکم ہوتا۔ تاکہ دوسرا اس کو کاشت کر سکے اور اس زمین سے باقی لوگوں کو بھی فائدہ ہو۔ لیکن اس طرح کا کوئی حکم نہیں دیا گیا اسی وجہ سے انسان اپنی زمین کا مالک ہے اور وہ شرعاً اپنی زمین کسی دوسرے کو دینے یا نہ دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔8

دوسری طرف قرآن و حدیث کے مطالعہ سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ اسلام نے ملکیت زمین پر کوئی حدود مقرر نہیں کی بلکہ اسلام نے ذرائع آمدن پر حلال و حرام کی پابندیاں عائد کی ہیں۔

جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاۗءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ۝ 9

"اور اللہ جس کو چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے"

مولانا تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ

"ان آیات سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح کسی چیز کو حلال کر لینا کسی کے لیے جائز نہیں

SHNAKHAT
(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

ہے اسی طرح جس چیز کو قرآن وسنت نے حرام قرار نہ دیا ہو اسے اپنی طرف سے حرام یا مستقلاً ممنوع قرار دینے کا حق بھی کسی کو حاصل نہیں اور ایسی حلال اشیاء کو کسی شرعی دلیل کے بغیر حرام اور مستقل طور پر ممنوع قرار دینا اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے کے مترادف ہے۔ لہٰذا جب قرآن وسنت نے جائز طریقے سے حاصل کی ہوئی املاک کی کوئی حد مقرر نہیں فرمائی تو اپنی طرف سے کوئی حد مقرر کر کے اس سے زائد املاک کے حصول کو مستقل طور پر ناجائز قرار دینا ایک حلال کو حرام کرنا ہے جس کا کسی کو اختیار نہیں اور اگر کوئی قانون مستقل طور پر اس کی تحدید کرتا ہے تو وہ قرآن وسنت کے احکام سے یقیناً متصادم ہو گا۔10

غیر مملوک زمین

غیر مملوک اراضی جس کا کوئی مالک نہ ہو اس کی تین اقسام ہیں اور اس کو ارض مباحہ بھی کہا جاتا ہے۔

اول: وہ جو کہ آبادی کے قریب بستی والوں کی عام اور مشترکہ ضروریات میں کار آمد ہو۔

دوم: وہ غیر آباد، جنگلات اور پہاڑی زمینیں جو نہ کسی خاص ملک میں داخل ہوں اور نہ بستی سے متعلق ہوں اور نہ بالفصل قابل زراعت و انتفاع ہوں ایسی زمینوں کو اصطلاح شرع میں ارض موات کہا جاتا ہے۔

سوم: وہ غیر مملوکہ زمینیں جو کہ کسی بستی کی ضرورت میں مشغول نہیں ہیں مگر قابل وزراعت وانتفاع ہیں ان کو اراضی بیت المال کہا جاتا ہے۔

ان میں قسم اول کسی حال اور کسی وقت کسی شخص کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔ قسم دوم کا حکم یہ ہے کہ کوئی شخص امام سے اجازت لے کر اس کو آباد کرے تو وہ اس کا مالک ہو جائے گا۔ قسم سوم میں بعض صورتوں میں جاگیر دار اس کا مالک ہو جائے اور بعض صورتوں میں وہ مالک نہیں ہو گا۔ البتہ یہ عطیہ صرف ان کو ہو سکتا ہے جو کہ بیت المال کے اندر مستحق ہوں۔11

بعثت نبوی سے قبل نظام جاگیر داری کا عروج تھا جس میں زمین موروثی طور پر مخصوص قبائل کی اولاد کے نام تھی جب کہ ان زمینوں پر کام کرنے والے کاشتکار اس ملکیت کے عوض مالک زمین کو سالانہ پیداوار کا ایک مخصوص طے شدہ حصہ ادا کرتے۔ اسلام نے آکر اس سسٹم کو درست کیا اور معاشرتی رکاوٹ کو ختم کر دیا اور لوگوں کی موروثی زمین پر حق کو تسلیم کر لیا۔

اسلام لانے والے ہر فرد کو اس کی ملکیت زمین پر برقرار رکھا گیا تھا اور اسی طرح معاہدہ کر کے آنے والے غیر مسلموں کے حقوق کو بھی تسلیم کیا گیا۔ اور انہیں ادائیگی خراج کا پابند بنایا گیا۔12

ملکیت کا مفہوم

مسائل اراضی میں زمین کی ملکیت کا پہلو بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ملکیت اور عدم ملکیت سے زراعت وغیرہ کے احکامات پر بھی فرق پڑتا ہے۔ اسی لیے احکام اراضی کے احکام کی بحث کا ہمارا نقطہ آغاز ہے۔13

قاموس میں لکھا ہوا ہے

احتواہ قادراً علی استبدادبہ 14

"کسی چیز یا جائیداد کے بارے میں حق تصرف رکھنا"

تاج العروس میں امام راغب کے حوالہ سے لکھا ہوا ہے

الملک ھوالتصرف بالامرو الن ھی فی الجمہور 15

"یعنی ملکیت سے مراد کسی چیز پر جمہور میں کسی فرد کو امر و نہی کے تصرف کا حق حاصل ہوتا ہے"

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

مندرجہ بالا تعریفات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ملکیت سے مراد کسی چیز میں حق تصرف ہونا ہے یعنی کسی چیز کے استعمال کا اختیار حاصل ہو جانا ملکیت کہلاتا ہے جب کہ تاج العروس میں امام راغب کے حوالے سے جو لکھا ہوا ہے اس سے مزید یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ملکیت سے انسان کو امر و نہی کا اختیار بھی حاصل ہو جاتا ہے اور انسان کسی کو اس چیز کے استعمال کا اختیار یا اس سے منع کرنے کے اختیار کا بھی حق رکھتا ہے۔

سیرت طیبہ اور بے نامی زمینوں کی ملکیت

بے نامی زمینوں کے لیے احادیث میں "الموات" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور بے نامی زمینوں کی آبادکاری کے لیے "احیاء الموات" کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔

احیاء کا لغوی معنی ہے "زندگی عطا کرنا، جان ڈالنا اور الموات کا معنیٰ ہے بے جان چیز، بنجر و غیر آباد زمین۔16

محمد یحییٰ لکھتے ہیں:

"لغوی معنی سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر بنجر زمین کو لغتاً موات کہتے ہیں چاہے وہ مملوک ہو یا غیر مملوک لیکن اصطلاح شریعت میں اس لغوی معنی میں کچھ تحدید بھی ہے۔

چنانچہ صاحب غنیۃ القاری امام طحاوی کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

"موات وہ زمین ہے جو کسی کی ملکیت نہ ہو اور نہ ہی شہر کے منافع اس زمین سے وابستہ ہوں اور شہر سے باہر ہو چاہے پھر شہر سے قریب ہو یا شہر سے دور اور یہی ظاہر الروایہ بھی ہے"۔17

چنانچہ آگے چل کر مزید وضاحت کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"موات کی اصطلاحی تعریف سے معلوم ہوا کہ بنجر اور غیر آباد اراضی موات نہیں ہے بلکہ اس میں تین حدود و قیود ضروری ہیں پہلی یہ کہ وہ زمین کسی کی مملوک نہ ہو چنانچہ مملوکہ زمین اگر برسوں سے بنجر اور غیر آباد رہے تب بھی کوئی شخص اس کا مالک نہیں بنے گا کیونکہ پہلے سے اس کا مالک موجود ہے اور دوسری قید اس میں یہ ہے کہ اہل علاقہ کے منافع اس کے ساتھ وابستہ نہ ہوں چنانچہ کسی شہر یا بستی کے آس پاس واقع وہ زمینیں جس میں وہاں کے لوگ جانور چراتے ہوں یا وہاں سے ایندھن کی لکڑیاں لاتے ہوں یا دیگر مشترکہ مقاصد کے لیے استعمال کرتے ہوں تو اس پر موات کی تعریف صادق نہ ہوگی اور تیسری قید اس میں یہ ہے کہ وہ زمین شہر یا بستی کی حدود سے باہر ہو"۔18

مندرجہ بالا بحث کا حاصل یہ ہے کہ کسی غیر مملوک اور بنجر زمین کو کاشت یا تعمیر سے آباد کرنے والا اس کا مالک بن جاتا ہے۔ گو آباد کرنا ہی حصول ملکیت کا ایک سبب ہے۔

موات کی ملکیت کے دلائل

احادیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ نے زمین کو آباد کرنے والے کو اس کا مالک قرار دیا ہے۔

چنانچہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

من احيا ارضا ميتة فهي له، وليس لعرق ظالم فيه حق 19

"جو غیر آباد زمین آباد کرے تو وہ اس کی ملکیت ہے اور کسی ظالم کو اس میں کاشت کا حق حاصل نہیں ہے"۔

اسی لیے طبرانی معجم الکبیر میں حضرت فضالہ بن عبید سے روایت کیا ہے۔

SHNAKHAT
(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

الأرضُ أرضُ اللهِ ، و العبادُ عبادُ اللهِ ، من أحيا مَواتًا فهي له 20

"زمین بھی اللہ کی ہے اور بندے بھی اللہ کے ہیں جو کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے گا تو وہ اسی کی ملکیت ہو جاتی ہے"

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مملوک بنجر زمین کو آباد کرنے والا اس کا مالک بن جاتا ہے اور ان احادیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا شخص ان زمینوں کے اندر تصرف کرے گا تو وہ ظالم ہو گا کیونکہ وہ مسلمان کا مال اس کی مرضی کے بغیر استعمال کر رہا ہے جس کی حرمت پر بہت ساری آیات اور احادیث شاہد ہیں۔

احیاءالموات۔سیرت طیبہ کی روشنی میں

رسول اللہ ﷺ نے بھی احیاء الموات کے تصور کو عملی جامہ پہناتے ہوئے بہت سے صحابہ کرامؓ کو زمینیں الاٹ فرمائیں اور اکثر کو اراضی عطا کرتے وقت سند کے طور پر مکتوبات لکھوائے جس میں ان جاگیروں کی عطا کاذکر ملتا ہے۔21

رسول اللہ ﷺ نے فرات بن حیان رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی زمین بطور جاگیر عطا فرمائی تھی۔

عدی بن حاتم رضی الله عنہان رسول اللهﷺ اقطع فرات بن حیان العجلی ارضاً بالیمامۃ 22

"حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرات بن حیان عجلی رضی اللہ عنہ کو یمامہ کی زمین بطور جاگیر عطا فرمائی تھی"۔

ایسے ہی رسول اللہ ﷺ نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کو اموال بنی نضیر میں زمین کا ایک ٹکڑا عطا فرمایا تھا۔
23

مندرجہ بالا روایات کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو زمینیں بطور جاگیر عطا فرمائی تھیں۔

ڈاکٹر حمید اللہ نے 23 صحابہ کرام کا نام ذکر کیا ہے جن کو رسول اللہ ﷺ نے مختلف مقامات پر زمینیں بطور جاگیر عطا فرمائی تھیں۔ ان صحابہ کرام میں بلال بن حارث اعزنی رضی اللہ عنہ، ابیض بن حمالؓ، مجاع الیمامہؓ، عیینہ بن حصین، ابو ثعلبہ حشی اور حضرت ابو بکر و عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنھم جیسے جلیل القدر صحابہ بھی شامل ہیں۔24

البتہ یہاں پر ایک وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسی کوئی اراضی عطا نہیں فرمائی جو کہ کسی کی ملکیت ہو یا پھر ایسی زمین جس سے مفاد عامہ وابستہ ہو۔

حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو اگر زمین کی عطا کے بعد بھی یہ بات معلوم ہوتی تھی کہ یہ زمین عامۃ الناس کے عام فائدے کے لیے ہے تو رسول اللہ ﷺ ایسی جاگیر کو منسوخ کر دیا کرتے تھے۔

اسی سلسلہ میں ابیض بن حمال کی یہ روایت ہے

عن ابيض بن حمال، انه وفد إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستقطعه الملح , فقطع له , فلما ان ولى قال رجل من المجلس: اتدري ما قطعت له , إنما قطعت له الماء العد , قال: فانتزعه منه , قال: وساله عما يحمى من الاراك , قال: " ما لم تنله خفاف الإبل25

"ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے جاگیر میں نمک کی کان مانگی تو آپ ﷺ نے انہیں دے دی لیکن جب وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگے تو مجلس میں موجود ایک آدمی نے عرض کیا جانتے ہیں کہ آپ نے جاگیر میں

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

اسے کیا دیا ہے ؟آپ نے اسے جاگیر میں ایسا پانی دیا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا(اس سے برابر نمک نکلتا رہے گا)تو آپ ﷺ نے اس سے اسے واپس لے لیا اس نے آپ سے پوچھا پیلو کے درختوں کی کون سی جگہ بطور رمنہ گھیری جائے۔آپ نے فرمایا: جس زمین تک اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچے(جو آبادی اور چراگاہ سے کافی دور ہو)"

حاصل بحث یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جہاں احیاء الموات کا حکم دیا ہے اور بے آباد زمینوں کی آبادکاری کا بھی حکم فرمایا ہے۔وہیں پر رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر بھی لوگوں کو ایسی بے آباد اور بنجر زمینیں عطا فرمائیں تاکہ ان زمینوں کو آباد کیا جا سکے اور اس میں لوگوں کا اور اس آدمی کا بھی فائدہ ہو جائے۔

حافظ نعیم حفیظ لکھتے ہیں کہ

"کتب اموال کے مطالعہ واستفادہ سے یہی بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ نبی کریم ﷺ اور آپ کے بعد آپ ﷺ کے خلفاء نے بھی ایسے لوگوں کو جاگیریں عطا فرمائیں جنہوں نے اسلام کی کوئی نمایاں خدمات انجام دی تھیں یا دشمن کی سرکوبی کا ذریعہ تھے اور ان حضرات کے لیے بہترین طریقہ یہی تھا یہ اراضی بے آباد تھی اور کسی مسلمان یا کسی معاہد کی زمین کو چھین کر کے کسی کو جاگیر نہیں دی گئی"۔26

پاکستان میں زمین کے ملکیتی نظام کی تاریخ

پاکستان کی تاریخ میں زمینی نظام کی اصلاحات کی تاریخ بہت وسیع ہے قیام پاکستان سے قبل انگریزوں نے کوئی قابل قدر اصلاحات نہیں کی تھیں۔کیونکہ اس دور میں جاگیر دارانہ نظام رائج تھا۔ ٹیکس وغیرہ کے حصول اور مقامی کسانوں سے معاملات طے کرنے کی ذمہ داری وہی نبھا رہے تھے۔

1947ء میں آزادی کے حصول کے بعد زمین کے ملکیتی نظام میں چار مختلف مراحل میں اصلاحات کی گئیں۔ان میں سب سے پہلے مرحلے میں ایوب خان نے 1959ء میں اصلاحات پیش کیں جو West Pakistan Land Reforms Regulation 1959 کہلاتی ہیں اس کی رو سے کوئی بھی فرد 500ایکڑ سے زیادہ کاشتکاری اور 1000ایکڑ سے زائد غیر کاشتکاری زمین نہیں رکھ سکتا۔دوسرے مرحلے میں ذوالفقار علی بھٹو نے بہت بڑا جاگیر دار ہونے کے باوجود زمین کی ملکیت کے متعلق اصلاحات میں بڑا قدم اٹھایا۔اور The Land Reform Regulation 1972 کے نام سے نئی اصلاحات متعارف کرائیں۔

اس کی رو سے 1959ء کی اصلاحات کو منسوخ کر دیا گیا اور یہ طے کیا گیا کہ کوئی بھی فرد 150ایکٹر کاشتکاری زمین اور 300ایکٹر غیر کاشتکاری زمین سے زائد نہیں رکھ سکتا۔اگر کسی کے پاس مقررہ حد سے زائد زمین ہو گی تو وہ حکومت کو وقف کر دی جائے گی۔

کچھ عرصہ بعد ذوالفقار علی بھٹو کے ہی دور میں ملکیت کی حد کو مزید کم کرنے کے لیے نئی اصلاحات The Law Reforms Act 1977 (Act II of 1977) کے نام سے نافذ کی گئیں۔جن کی رو سے کوئی بھی فرد 100ایکٹر کاشتکاری زمین اور 200ایکٹر غیر کاشتکاری زمین سے زائد نہیں رکھ سکتا۔

ضیاء الحق کے دور میں اصلاحات کا چوتھا مرحلہ سامنے آیا جس میں دو بڑے قوانین پاس کئے گئے جن کی رو سے کسی بھی فرد کے پاس طے شدہ مقدار سے زائد جو زمین تھی اور اس نے حکومت کو وقف کر دی تھی۔حکومت وہ زمین لیز پر دے گی۔

SHNAKHAT
(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

جس میں پہلا حق وقف کرنے والے شخص کو حاصل ہو گا۔اس کے علاوہ حکومت اس زمین پر دیگر اقدام مثلاً سکول، یونیورسٹی یا فارمنگ وغیرہ بھی کر سکتی ہے۔

ان تمام اصلاحات کے خلاف سپریم کورٹ میں کیس دائر کر دیا گیا۔اور سپریم کورٹ نے تمام اصلاحات کو اس بنیاد پر کالعدم قرار دے دیا کہ یہ تمام اصلاحات قرآن وسنت اور آئین پاکستان سے متصادم ہیں۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کی رو سے زمین کی ملکیت کی 1947ء کی صورت حال کو بحال کر دیا گیا[27]۔

بے نامی جائیداد(شاملات) کا پاکستانی قانون اور شرعی حیثیت

پاکستان کے مختلف علاقوں میں آبادی کے آس پاس یا کچھ فاصلے پر شاملات کے نام کی زمینیں ہیں جن پر قبضہ کر کے مملوک بنانے کا رواج عام ہے۔اور اس حوالے سے کچھ قوانین بھی موجود ہیں اور کچھ علاقائی رواج بھی ہوتے ہیں۔28

اردو قانونی ڈکشنری میں شاملات کی تعریف اس طرح کی گئی ہے

"وہ زمین جو مشترکہ مقبوضہ بنا تقسیم ہو۔تمام گاؤں والوں کی ملکیت"29

شاملات کو انگریزی میں Village Common lands کہا جاتا ہے The Punjab village common lands (Regulation) Act 1961 میں شاملات دیہہ کی تعریف ان الفاظ کے ساتھ کی گئی ہے۔

Shamlatdeh "Includes"

1. Lands described in the revenue record as shamlatdeh excluding abadideh:
2. Shamlattikkas;
3. Lands described in the revenue record as shamlat, tarafs, pattis, pannas and tholas and used accordintot revenue record for the benefits of the village community or a part thereof or for common purposes of the village;
4. Lands used or reserved for the benefit of village community including streets, lanes, playgrounds, schools, drinking wells, or ponds within abadideh or gorahdeh; and
5. Land in any village described as bangarqadim and used for common purposes of the village according to revenue records.

اس تعریف کے مطابق یہ سب زمینیں گاؤں کے مالکان کی مشترکہ زمینیں تسلیم کی گئی ہیں چاہے وہ گاؤں سے جتنے فاصلے پر بھی ہوں اور چاہے فی الوقت ان سے کوئی ضرورت یا منفعت وابستہ ہو یا نہ ہو اور اس زمین سے تمام دیہات کے فوائد وابستہ بھی ہوں۔

شاملات دیہہ کے استعمال کا قانون

محولہ بالا قانون کا دفعہ 5:1 یہ قرار دیتا ہے کہ اس قسم کی زمینوں کے بارے میں فیصلے کا حق گاؤں کی پنچایت کو حاصل ہے۔ قانون کہتا ہے۔

1. All lands vested or deemed to have been vested in a Panchayat under this Act shall be utilized or disposed of by the Panchayat for the

benefit of the inhabitantas of the village concerned in the manner prescribed[30].

یعنی تمام اراضی جو اس ایکٹ کے تحت کسی پنچایت میں دی گئی ہیں یا سمجھی گئی ہیں ان کو متفقہ گاؤں کے باشندوں کے فائدے کے لیے پنچایت کے ذریعہ تجویز کردہ طریقے سے استعمال یا تصرف کیا جائے گا۔ البتہ یہ بات ضروری ہے کہ پنچایت کے فیصلے شریعت سے متصادم نہ ہوں۔

پاکستان اراضی شاملات کا ایک تفصیلی تعارف کرنے کے بعد ذیل میں احیاء الموات کے احکام کی روشنی میں ان قوانین کا شرعی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔ شاملات دیہہ اراضی موات کی شرعی تعریف کے ضمن میں ہی آتی ہے۔ لہٰذا بغیر آباد کیے یہ کسی خاص گاؤں اور علاقے کی ملکیت نہیں ہو سکتے۔ مفتی محمد تقی عثمانی لکھتے ہیں کہ

"اس سے معلوم ہوا کہ شاملات کا ایک بڑا حصہ تو بنجر اور غیر آباد زمین پر مشتمل ہوتا ہے مالکان دیہہ جب گاؤں آباد کرتے ہیں تو یہ زمین کسی کی ملکیت نہیں ہوتی بلکہ لاوارث پڑی ہوتی ایسی زمین کو عربی میں موات (مردہ)، عادی الاراضی یا لاوارث زمین کہا جاتا ہے۔ اس لیے آنحضرت ﷺ نے متعدد احادیث میں یہ اصول طے فرمایا ہے کہ ایسی زمین اس وقت تک کسی شخص یا اشخاص کی انفرادی ملکیت میں نہیں آسکتی جب تک وہ اس زمین کو آباد نہ کرے"۔31

مندرجہ بالا تحریر سے یہ بات بھی سامنے آتی ہے اراضی شاملات کا حکم ارض موات کی طرح ہی ہوگا اور اراضی شاملات پر ارض موات والے احکامات لاگو ہوں گے۔ اور اراضی شاملات کو آباد کرنے کا اختیار صرف اس گاؤں کے باشندوں کو نہیں ہونا چاہیے بلکہ یہ اختیار ایک عام ہونا چاہیے جس میں تمام لوگوں کو اجازت ہو کہ وہ اس زمین کو آباد کر سکیں۔

اس کو مفتی محمد تقی عثمانی اپنے عدالتی فیصلے میں اس طرح سے لکھتے ہیں:

"شاملات کے بارے میں اسلامی احکام کا خلاصہ یہ ہے کہ گاؤں کے متصل اتنی زمین جو گاؤں والوں کی مشترکہ ضرورتوں کے لیے مثلاً چراگاہ یا ایندھن کے حصول وغیرہ کے لیے ضروری ہے وہ کسی کی ملکیت نہیں ہو سکتی۔۔۔ اس کی بجائے یہ پورے گاؤں کی ملکیت ہوگی جس میں تمام باشندوں کا مساوی حق ہوگا اس قسم کے رقبہ کی حد بندی حکومت بھی کر سکتی ہے اور گاؤں والے بھی باہم رضامندی سے کر سکتے ہیں"۔32

خلاصہ و تجاویز

خلاصہ

دوسری اشیاء کی طرح زمین کی ملکیت بھی انسانی فطرت میں شامل ہے۔ قرآن و حدیث اور سیرت طیبہ کے مطالعہ سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بے نامی اور غیر آباد زمین کو آباد کرنے سے انسان اس کا مالک بن جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے عملی طور پر مختلف جاگیریں عطا فرمائیں تھیں۔

پاکستان کی اراضی شاملات کو بھی عصر حاضر میں ارض موات کی تعریف میں شامل کیا گیا ہے اگر اس کی آبادکاری کے لیے بھی شرعی امور کو مدِ نظر رکھتے ہوئے حکومت پاکستان مناسب انتظامات کرے تو وہ ملکی و قومی مفاد کے لیے بہت مفید ثابت ہو سکتی ہیں اس کے علاوہ افراد کی معاشی حالت میں بھی بہتر ہو سکتی ہے۔

تجاویز

1۔ حکومت پاکستان بے نامی زرعی زمینیں کسانوں کو عطا کرے اور اس سلسلے میں مناسب قوانین بھی وضع کیے جائیں۔

- جن علاقوں میں زراعت ممکن نہیں جیسے تھور زدہ زمیں وہاں اس کے مطابق مخصوص درخت لگا کر زرِ مبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔
- سیم زدہ زمین کو مچھلی بانی کے لیے استعمال کی جاسکتی ہے۔
- عام پتھریلی پہاڑی زمین مخصوص زیتون کی کاشت میں استعمال کرکے زرِ مبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔

2۔ غیر زرعی بے نامی زمینوں کی آباد کاری کے لیے بھی طریقہ کار وضع کیا جائے مثلاً پہاڑی سیاحتی علاقوں میں ایسی زمین کو سیاحتی مقاصد کے لیے استعمال کیا جائے۔اس کے علاوہ پہاڑی زمین کو مگس بانی کے لیے استعمال کرکے شہد کے کاروبار سے زرِ مبادلہ کمایا جاسکتا ہے۔

3۔ وہ شاملات جو صرف قبضہ میں ہیں لیکن آباد نہیں ہیں۔ قابضین کو آباد کاری کی ہدایت جاری کی جائے ورنہ مناسب افراد کو زمین الاٹ کردی جائے۔

4- جو زمینیں زرعی اور سیاحتی مقاصد کے لیے استعمال نہیں ہوسکتیں ان کو صنعتی اور تجارتی مقاصد کے لیے صرف کیا جائے۔

5- مندرجہ بالا تمام اقدامات کے لیے ایک واضح اور مضبوط قانون سازی کی جائے تاکہ لینڈ مافیا اور دیگر جرائم پیشہ لوگوں سے اس زمین کو محفوظ بنایا جاسکے اور اس کو ملکی معیشت کی ترقی میں استعمال کیا جاسکے۔

کتابیات

1. القرآن الکریم
2. ابو عبید القاسم، **کتاب الاموال، مترجم: عبدلرحمان طاہر سورتی**، اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، س،ن۔
3. ابو یوسف، **کتاب الخراج، مترجم: نیاز احمد اوکاڑوی**، لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن۔
4. اثیر، نصرت علی، **اسلام کا قانون اراضی**، لاہور: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، دسمبر: 1994۔
5. محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح البخاری**، کتاب المرث والمزارعۃ من احیا ارضاً ، باب من احیا ارضا میتۃ ۔ ریاض: دار السلام، 1417ھ۔
6. محمد بن عیسیٰ الترمذی، **سنن الترمذی**، بیروت: دار الغرب الاسلامی، 1996ء۔
7. ڈاکٹر حمید اللہ، **مجموعہ الوثائق السیاسیۃ**۔ بیروت: دار النفائس، 1985ء۔
8. سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الکبیر**، القاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ، س ن۔
9. ابن حجر عسقلانی، **الاصابہ فی تمیز الصحابہ**، بیروت: دار لکتب العلمیۃ، 1995۔
10. وحید الزمان خان کیرانوی، **القاموس الوحید کامل**، لاہور: ادارہ اسلامیات، 2010ء۔
11. مفتی محمد تقی عثمانی، **اسلام اور جدید معاشی مسائل**، لاہور: ادارہ اسلامیات، جون 2009ء۔
12. مفتی محمد تقی عثمانی، **اسلام کا نظام اراضی**، کراچی: دار الاشاعت، س،ن۔
13. مفتی محمد تقی عثمانی، **عدالتی فیصلے**، لاہور: ادارہ اسلامیات، س ن۔

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

14. مفتی محمد تقی عثمانی، **ملکیت زمین اور اس کی تحدید**، کراچی: مکتبہ دار العلوم، رجب، 1413ھ۔
15. سید محمد مرتضیٰ حسین، **تاج العروس من جواہر القاموس**، بیروت: دار الفکر، 1414ھ۔
16. مہتاب الدین فیروز آبادی، **اردو قانونی ڈکشنری**، لاہور: تاجران کتب قانونی، 1908۔
17. محمد الدین محمد آبادی، **القاموس**، لکھنو: انڈیا، منشی نو مکشور پریس، 1322ھ۔
18. ڈاکٹر محمد اسحٰق، مسئلہ ملکیت زمین قرآن و حدیث اور فقہاء کی آراء کی روشنی میں، **الثقافۃ اسلامیہ**، کراچی۔ 2015ء۔
19. حافظ نعیم حفیظ، اراضی و جاگیر کی تقسیم میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار: کتب احوال کی مباحث اور عصری اطلاقات۔ **ایقان**، فیصل آباد، شمارہ 3۔2 جون 2021ء۔
20. محمد یحیٰی، احیاء الموات کا فقہی تصور اور اراضی شاملات سے متعلق پاکستانی قوانین کا جائزہ، **ہزارہ اسلامکس**، ہزارہ، جلد 11، شمارہ 20۔ جولائی۔ دسمبر 2022ء۔
21. https://www.dawn.com/news/570487/land-reforms-in-pakistan-by-afan-khan
22. The Punjab Village Common Lnads-Regulations- Act, 1961

---

1 القرآن، 30:2
2 محمد یحیٰی، احیاء الموات کا فقہی تصور اور اراضی شاملات سے متعلق پاکستانی قوانین کا جائزہ، **ہزارہ اسلامکس**، ہزارہ، ہزارہ، جلد 11، شمارہ 20 (جولائی۔ دسمبر 2022ء
3 القرآن، 126:4
4 القرآن، 71:36
5 محمد تقی عثمانی، **ملکیت زمین اور اس کی تحدید** (کراچی: مکتبہ دار العلوم، رجب، 1413ھ) ص: 12
6 محمد تقی عثمانی، **ملکیت زمین اور اس کی تحدید**، ص 14
7 محمد بن اسماعیل البخاری، **الجامع الصحیح البخاری**، کتاب الحرث والمزارعۃ من احیا ارضاً ، باب من احیا ارضا میتۃ (ریاض: دار السلام، 1417ھ)، حدیث: 2335
8 ڈاکٹر محمد اسحٰق، مسئلہ ملکیت زمین قرآن و حدیث اور فقہاء کی آراء کی روشنی میں، **الثقافۃ اسلامیہ**، کراچی (2015ء)، شمارہ 34۔
9 القرآن، 212:2
10 محمد تقی عثمانی، **ملکیت زمین اور اس کی تحدید**، ص 26، 27
11 محمد شفیع عثمانی، **اسلام کا نظام اراضی** (کراچی: دار الاشاعت، س، ن)، ص 21۔22، 31
12 نصرت علی اثیر، **اسلام کا قانون اراضی** (لاہور: مرکز تحقیق دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری، دسمبر: 1994ء)، 112۔
13 نفسِ مصدر، ص 114
14 سید محمد مرتضیٰ حسین، **تاج العروس من جواہر القاموس** (بیروت: دار الفکر، 1414ھ) 88/7۔
15 محمد الدین محمد آبادی، **القاموس** (لکھنو: انڈیا، منشی نو مکشور پریس، 1322ھ)، ج 2، 171۔

(Online) ISSN 2709-7633 (Print) |ISSN 2709-7641
Publishers: Nobel Institute for New Generation
http://shnakhat.com/index.php/shnakhat/index

16 وحیدالزمان خان کیرانوی، **القاموس الوحید کامل**(لاہور: ادارہ اسلامیات،2010ء)،601۔

17 محمد یحییٰ، احیاء الموات کا فقہی تصور اور اراضی شاملات سے متعلق پاکستانی قوانین کا جائزہ، **ہزارہ اسلامکس**،ہزار، جلد 11، شمارہ 20(جولائی۔دسمبر2022ء)

18 محمد یحییٰ، احیاء الموات کا فقہی تصور اور اراضی شاملات سے متعلق پاکستانی قوانین کا جائزہ، **ہزارہ اسلامکس**،ہزارہ، جلد 11، شمارہ 20(جولائی۔دسمبر2022ء)

19 محمد بن عیسیٰ الترمذی، **سنن الترمذی**(بیروت: دار الغرب الاسلامی،1996ء)رقم الحدیث1378۔

20 سلیمان بن احمد الطبرانی، **المعجم الکبیر**(القاہرہ: مکتبہ ابن تیمیہ، س ن)، رقم الحدیث 823۔

21 حافظ نعیم حفیظ، اراضی و جاگیر کی تقسیم میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار: کتب احوال کی مباحث اور عصری اطلاقات، **ایقان**، فیصل آباد، شمارہ 3(2جون 2021ء)۔

22 ابن حجر عسقلانی، **الاصابہ فی تمییز الصحابہ**(بیروت: دار لکتب العلمیہ،1995)ج6،716

23 ابو یوسف، **کتاب الخراج، مترجم: نیاز احمد اوکاڑوی**(لاہور: مکتبہ رحمانیہ، س،ن)ص179

ابو عبید القاسم، **کتاب الاموال، مترجم: عبدلرحمان طاہر سورتی**(اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، س،ن)ج1، ص،443

24 حمید اللہ، **مجموعہ الوثائق السیاسیۃ**(بیروت: دار النفائس،1985ء)، ص،16

25 محمد بن عیسیٰ الترمذی، **سنن الترمذی**، رقم الحدیث1380

26 حافظ نعیم حفیظ، اراضی و جاگیر کی تقسیم میں نبی کریم ﷺ کا طریقہ کار: کتب احوال کی مباحث اور مصری اطلاقات، **ایقان**، فیصل آباد، شمارہ 3(2جون 2021ء)

27 https://www.dawn.com/news/570487/land-reforms-in-pakistan-by-afan-khan

28 محمد یحییٰ، احیاء الموات کا فقہی تصور اور اراضی شاملات سے متعلق پاکستانی قوانین کا جائزہ، **ہزارہ اسلامکس**،ہزارہ، جلد 11، شمارہ 20(جولائی۔دسمبر2022ء)، ص

29 مہتاب الدین فیروز آبادی، **اردو قانونی ڈکشنری**(لاہور: تاجران کتب قانونی،1908)ص371

30 The Punjab Village Common Lnads (Regulations) Act, 1961

31 مفتی محمد تقی عثمانی، **عدالتی فیصلے**(لاہور: ادارہ اسلامیات، س ن)ج2، ص268

32 مفتی محمد تقی عثمانی، **اسلام اور جدید معاشی مسائل**(لاہور: ادارہ اسلامیات، جون 2009ء)،ج8، ص202